www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

سلیم شمسی

نماز اور منکرینِ حدیث

منکرین حدیث نے پہلے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجیت سے انکار کیا۔ پھر ِت قرآنی کے غلط ترجمے کر ڈالے اور آخر کار اب ارکان اسلام کی تحقیر اور انکار نماز پر اُتر یں!

نماز کے خلاف محمد احمد صاحب بٹلہ کا پمفلٹ ملاحظہ ہو!

• صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کے علاوہ یہ سب مروجہ نمازیں ظہر، عصر، مغرب وغیرہ ہمیں اللہ سے ڈر کر فوراً بند کر دینی چاہییں۔ قرآن میں اجتماع کے صبح و شام کے دو وقت ہیں۔

یہ نماز کیا چیز ہے؟

کیا یہ نماز اللہ کا حکم ہے؟ ہرگز نہیں

کیا یہ نماز رسول کی سنت ہے؟ ہرگز نہیں۔

کیا یہ نماز اسلام کا رکن ہے؟ ہرگز نہیں۔

پھر یہ نماز کس مذہب میں ہے؟ یہودیوں اور مجوسیوں کے پھر ہم مسلمانوں میں کیسے چل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی ؟ رسول کے مقدس نام کی وجہ سے ۔

پھر ہم میں یہ کس نے رائج کی ؟ ہمارے بڑوں نے ۔

پھر ہمارے بڑوں نے کس وجہ سے چلائی ؟ ہمیں غافل کرنے کے لئے ۔

حضور کے مقدس نام سے موقع بموقع حدیثیں بنا بنا کر ان میں نماز کے اوقات، نماز کی رکعات، نماز کی اٹھک بیٹھک، غرضیکہ نماز کے یہ سب مروجہ قاعدے کچھ اس طرح لوگوں کے دلوں میں بٹھائے گویا کہ یہ سب مسئلے قرآن ہی میں لکھے ہوئے ہیں اور حضور ان پر عمل کرتے تھے اللہ ! تیری پناہ !

اللہ نے قرآن میں نماز کی یہ خاصیت بیان فرمائی ہے :۔

"إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ مصلین کی جماعت دنیا سے بدکاریاں مٹا دیتی ہے ۔ مگر ہزاروں برس سے ہماری نمازوں کا نتیجہ الٹا نکل رہا ہے کہ جس قدر بدکاریاں اور بیکاریاں اس مسلمان نمازی قوم میں ہیں ۔ دنیا کی کسی بے نمازی قوم میں نہیں ۔ دنیا کے کسی ملک و قوم پر نظر ڈالو ہم سے سب ہر طرح اچھے ہیں گذشتہ ہزار ڈیڑھ ہزار برس کے طویل عرصے میں ہمارے بڑے نماز کے مسائل پر لاتعداد کتابیں لکھ لکھ کر ہمیں اس نتیجے پر پہنچا گئے ہیں ۔ صرف نماز کی وجہ سے یہ واحد امت فرقوں کی لعنت میں مبتلا ہو گئی ۔ اس کے برعکس دوسری غیر مسلم بے نمازی قوموں نے صرف سو ڈیڑھ سو برس کے قلیل عرصہ میں اپنے علم و ایجادات سے زمین و آسمان ایک کر ڈالے ۔"

(محمد احمد ٹبلہ دار الشوریٰ صدر کراچی)

یہ محمد احمد ٹبلہ صاحب وہ بزرگ ہیں جن کے مکان کے ایک حصہ میں ایک طویل عرصہ تک " طلوع اسلام " کا دفتر رہا ہے اور رسالۂ مذکور کے ارباب حلّ و عقد وہاں پوری پابندی سے اپنی تبلیغ کی غرض سے " قرآنی معارف " بیان فرماتے رہے ہیں اور یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ٹبلہ صاحب کے مکان پر طلوع اسلام کا دفتر آنے سے پیشتر ان کے یہ خیالات نہ تھے ، جو اس پمفلٹ میں ظاہر کئے گئے ہیں ۔ طلوع اسلام کے ارباب کار کی تبلیغ کے بعد ان کے خیالات میں یہ انقلاب آیا ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اگر آپ متذکرہ بالا پمفلٹ کے اس جملہ کے ساتھ کہ:-

"پھر یہ نماز کس مذہب میں ہے؟ یہودیوں اور مجوسیوں کے"

طلوع اسلام کے روحِ رواں مسٹر پرویز کی مندرجہ ذیل تحریریں پیشِ نظر رکھیں تو آپ اس "شجر معرفت" کو بآسانی پہچان سکتے ہیں جس کا ایک پھل متذکرہ پمفلٹ کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔

"عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کی پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ یہ لفظ بھی انہیں کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے۔ لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی اور قرآن کی اصطلاح میں اقیموا الصلوٰۃ کا ترجمہ ہو گیا نماز پڑھو۔ چنانچہ اب یہ حالت ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا۔" (قرآنی فیصلے ص۲۶)

اسی کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ چند سال ہوئے طلوع اسلام نے یہ سلسلہ بحث شروع کیا تھا کہ نماز کے اوقات کتنے ہیں۔ اس گروہ کے دو چار اصحاب نے اس سلسلہ میں کچھ خامہ فرسائیاں بھی کیں۔ جن میں اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ اوقات پنجگانہ محض عجمی سازش کا نتیجہ ہے۔ ورنہ دراصل قرآنی اور دینی نماز کے اوقات دو (صبح و شام) ہی ہیں۔ لیکن طلوع اسلام نے حتیٰ کہ خود اپنا آخری فیصلہ دیئے بغیر اس بحث کو یہ کہہ کر بند کر دیا کہ:-

"کچھ عرصہ پہلے طلوع اسلام میں ایک اصولی بحث چھیڑی گئی تھی کہ قرآن کی نصوص صریحہ سے کتنے وقت کی نمازیں ثابت ہوتی ہیں۔ یہ بحث تو چلی لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ حقیقت سامنے آ گئی کہ ابھی ہم لوگ شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی اپنی گروہ بندانہ عقیدت سے آگے بڑھ کر خالص قرآن کی روشنی میں ان مسائل پر گفتگو کرنے یا جس نتیجہ پر قرآن پہنچائے اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں، اس لئے اس بحث کو تشنۂ تکمیل چھوڑ کر ختم کر دیا گیا۔"

(طلوع اسلام نومبر ۵۳ء)

ان سطور سے جو باتیں ابھر کر سامنے آ رہی ہیں وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ طلوع اسلام کے ارباب کار کے نزدیک:-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) نماز کے ان اوقات پنجگانہ کی تائید قرآن سے نہیں ہوتی۔

(۲) یہ اوقات پنجگانہ قابل بحث اور نظر ثانی کے محتاج ہیں۔

(۳) اور ضرورت ہے کہ نماز کے صرف وہ اوقات اختیار کئے جائیں جو ان حضرات کے خیال میں قرآن کی رُو سے درست ہوں۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کی دینی حس اور غیرت اسلامی ابھی اتنی مردہ نہیں ہو گئی ہے کہ کھلے کھلے لفظوں میں اوقات نماز کی شکست و ریخت گوارا کرے۔ اس لئے مصلحتاً بالفعل اس بحث کے حرف آخر کا اعلان کئے بغیر اسے تشنۂ تکمیل چھوڑ دیا گیا۔

مگر متذکرۂ بالا پمفلٹ کا یہ جملہ کہ ــ "صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کے علاوہ یہ سب مروجہ نمازیں ظہر، عصر، مغرب وغیرہ ہمیں اللہ سے ڈر کر فوراً بند کر دینی چاہئیں" ــ اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ طلوع اسلام کے ارباب کار کے نزدیک صرف فجر اور عشاء کے دو اوقات ہیں، جو اگرچہ بطور فیصلہ کے طلوع اسلام میں اعلان نہیں کئے گئے، مگر اپنے معتقدین اور حلقۂ اثر میں انہی دو اوقات کی تلقین و تاکید کی جاتی ہے۔ جیسا کہ "صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء" کے فقرے اور نماز کو یہودیوں اور مجوسیوں کا مذہب قرار دینا اس امر کی غمازی کر رہے ہیں کہ اس پمفلٹ کے پس پردہ وہی انگلیاں کام کر رہی ہیں جو قرآنی فیصلے ص۲۶ کی متذکرہ بالا تحریر میں متحرک ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

نیز ہمیں پر یہ بات بھی ملحوظ رکھ لینے کی ہے کہ خود طلوع اسلام نے اپنے اسی شمارہ نومبر ۵۳ء کے ص۳۱، ص۳۴ و ص۴۱ میں پوری صراحت سے اپنے اس عقیدے کا اعلان کیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ نمازیں قرآنی اور دینی نہیں ہیں، عام ازیں کہ منفرد طور پر لوگ پڑھتے ہوں یا مسجدوں میں جماعت کے ساتھ۔

اب آپ ذرا ٹبلر صاحب کے پمفلٹ کی وہ عبارتیں پھر غور سے پڑھئے، جن پر خط کھینچ دیا گیا ہے اور ان خط کشیدہ عبارتوں کے اس حسن استدلال کی داد دیجئے کہ چونکہ ہماری نمازوں کا نتیجہ الٹا نکل رہا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ یہ نماز یہودیوں اور مجوسیوں کے مذہب کی ہے، جو مسلمانوں نے اختیار کر لی ہے۔

اچھا صاحب! اگر یہ نماز یہودیوں اور مجوسیوں کی ہے تو پھر یہودیوں اور مجوسیوں میں "بدکاریوں اور بے کاریوں" کا وہی زور ہونا چاہیے جو مسلمانوں میں ہے مگر یہودیوں اور مجوسیوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں ان "نمازوں" کا نتیجہ خود ٹبلر صاحب کے قول کے مطابق یہ نکلا ہے اور نکل رہا ہے کہ "ہم سے سب ہر طرح اچھے ہیں۔" اور مسلم قوم کے برعکس دوسری اقوام نے "صرف ڈیڑھ سو برس کے قلیل عرصہ میں اپنے علم و ایجادات سے زمین و آسمان ایک کر ڈالے۔"

اور پھر اگر دلیل و برہان کے یہی لیل و نہار ہیں تو کل کوئی اٹھ کر یہ بکواس کر سکتا ہے کہ قرآن بعینہٖ وہ نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور جسے صحابہ نے اپنا کر سارے عالم کو مسخر کر لیا تھا بلکہ یہودیوں اور مجوسیوں نے اس قرآن میں ردّ و بدل اور ترامیم و اضافہ کر دیا ہے اور مسلمانوں کو مطمئن اور غافل رکھنے کے لئے "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: ۹) کا جملہ بڑھا دیا ہے اور اپنی اس لغو بیانی کی تائید و استدلال میں ٹبلر صاحب ہی کی زبان میں یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ نے قرآن کی یہ خاصیت بیان فرمائی ہے کہ :- اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (الاسراء ۹) قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ مگر ہزاروں برس سے ہماری قرآن خوانی کا نتیجہ بالکل الٹا نکل رہا ہے۔ جس قدر بدکاریاں، ضلالتیں اور کج روی اس قرآن خواں مسلمان قوم میں ہیں دنیا کی کسی بے قرآن قوم میں نہیں۔ کسی ملک اور قوم پر نظر ڈالو سب ہر طرح اچھے ہیں، گذشتہ ہزار ڈیڑھ ہزار برس کے طویل عرصے میں ہمارے بڑے قرآن کے ترجموں اور تفاسیر و مطالب پر لاتعداد کتابیں لکھ لکھ کر ہمیں اس نتیجے پر پہنچا گئے۔ صرف قرآن کی وجہ سے یہ وحدانسانی برادری فرقوں کی لعنت میں مبتلا ہو گئی۔ حتیٰ کہ خود قرآن کے علمبردار بھی متحد و متفق نہ ہو سکے اور ہر ایک نت نئے خیالات و معارف کے پلندے بغل میں دابے ہوئے ایک دوسرے سے الگ اور باہم اختلاف کرنے والا نظر آ رہا ہے۔ اس کے برعکس دوسری وہ غیر مسلم قومیں جو قرآن کو نہیں مانتیں۔ انھوں نے سو ڈیڑھ سو برس کے قلیل عرصے میں اپنے علم و ایجادات سے زمین و آسمان ایک کر ڈالے۔

فرمائیے، ٹبلر صاحب کی اس منطق کی رو سے کیا اس طرح کی دلیل بازیاں نہیں کی جا سکتیں؟ لیکن ظاہر ہے کہ ایسی باتوں کو سن کر ہر شخص یہی کہے گا کہ :-

کار طفلاں تمام خواہد شد

اگر نماز کا وہ اثر مترتب نہیں ہو رہا جو نماز کی خاصیت کے طور پر بیان ہوا تو اس میں نماز کا کیا قصور؟ کوتاہی تو اُن کی ہے جو نماز اس طرح نہیں پڑھتے جس کی تلقین و تاکید زبانِ رسالت مآب نے کی ہے اور جس کا نمونہ عملاً کر کے بتا دیا ہے جس طرح قرآن سے ہدایت کی راہیں نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھل رہی ہیں بلکہ دن بدن مسلمانوں کے عقائد و اعمال ضلالتوں اور گمراہیوں کے شکار ہوتے جا رہے ہیں تو اس میں قرآن کا کیا قصور؟ قصور تو اُن لوگوں کا ہے جو قرآن پڑھتے ہیں مگر اس طرح نہیں پڑھتے جو پڑھنے کا حق ہے۔

رہا طلوع اسلام اور ان کے استاذ پرویز صاحب کا یہ کہنا کہ نماز غیر قرآنی لفظ ہے اور مجوسیوں کی رسم پرستش ہے تو اس کے بارے میں بالفعل یہ گذارش ہے کہ مجوسیوں کی رسم پرستش کا آئینہ دار یہی غیر قرآنی لفظ وہ ہے جسے علامہ اقبالؒ نے بے شمار جگہوں پر استعمال کیا ہے اور جس رسم کو انھوں نے بے شمار مواقع پر مسلمانوں کو اپنی زندگی میں جاری و ساری کرنے کا وعظ فرمایا ہے۔ اگر آپ فرمائیں گے تو علامہ مرحوم کے کلام سے درجنوں شہادتیں پیش کر دی جائیں گی۔ تو کیا علامہ اقبال بھی "عجمی سازش" کا شکار تھے؟ کیا علامہ اقبال بھی ملّا تھے؟ آپ حضرات تو علامہ اقبال کو اپنے ہی گروہ کا فرد بنا کر پیش کرتے ہیں؟ اور علامہ مرحوم کے حیات بخش پیغام کا آپ حضرات اپنے آپ کو ٹھیکیدار یاد کراتے رہتے ہیں۔

اور پھر نہ جانے ان حضرات کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا، اگر اسی طرح کی ہرزہ سرائی کرتا ہوا کوئی یہ کہے کہ خدا کا لفظ قرآن میں نہیں ہے بلکہ یہ غیر قرآنی لفظ پارسیوں کے یہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے اور اپنے عقیدہ میں وہ جسے قابلِ پرستش تصوّر کرتے ہیں۔ اس پر اس لفظ (خدا) کا اطلاق کرتے ہیں۔ لہٰذا طلوع اسلام اور اس کے حواریین کو چاہیے کہ اس پر بھی لعن طعن شروع کریں۔ آخر یہ حضرات ایسا کیوں نہیں کرتے بلکہ اپنی زبان و تحریر میں اس لفظ (خدا) کے استعمال کئے بغیر وہ لقمہ نہیں توڑتے۔ ضابطۂ خداوندی اور قانونِ خداوندی کی تسبیحیں پڑھتے پڑھتے ان کی زبانیں گھسی جاتی ہیں۔ اس کے خلاف لفظ نماز ہے جو اس طرح طعن و تشنیع اور تحقیر و تذلیل کا ہدف بنایا جاتا ہے، آخر اس میں رمز کیا ہے؟

رہا یہ ادعا کہ ہماری موجودہ نمازوں کا ذکر قرآن میں نہیں ہے اور صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کے علاوہ دیگر اوقات غیر قرآنی ہیں، تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص دن کو رات کہنے لگے، مگر بتایئے کہ دن کو رات کہہ دینے سے کیا صبح دنیا پر تاریکی چھا سکتی ہے؟ متنبیؔ کہتا ہے :-

وَهَبْنِیْ قُلْتُ هٰذَا الصُّبْحُ لَیْلٌ ... اَیَعْمَی الْعَالَمُوْنَ عَنِ الضِّیَاءِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی فرض کر دیں صبح کو رات کہہ دوں تو کیا ساری دنیا اندھی ہو جائے گی۔

ہاں وہ شخص جس کی قوت بصارت زائل ہو چکی ہو، ممکن ہے مذبذب ہو جائے مگر جس کی آنکھوں میں روشنی ہے وہ تو اس شخص کو پاگل ہی کہے گا جو دن کو رات کہہ رہا ہو۔

غور فرمائیے یہ کہنا کہ نماز کا ذکر قرآن مجید میں نہیں کس قدر تعجب کی بات ہے یا للعجب ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ اینچہ بوالعجبی است

قرآن پاک میں نماز کا ذکر کم و بیش تین سو جگہ پر آیا ہے اور متعدد آیات میں اقیموا الصلوٰۃ کہہ کر نماز کا حکم فرمایا ہے اور پھر خالی حکم ہی نہیں، ادائے صلوٰۃ کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے یعنی قیام، رکوع، سجود، قعود، قرأت، تسبیحات وغیرہ کا ذکر بھی موقع بموقع کر دیا گیا ہے۔ موقع بموقع سے میری مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کا ذکر اس ترتیب کے ساتھ نہیں کیا گیا جس ترتیب سے نماز میں عمل کیا جاتا ہے۔ بلکہ ارکان صلوٰۃ اور اس کے اجزا کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرنے کے لئے الگ الگ طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ خاص انداز بیان ہے کہ کوئی چیز یا کوئی واقعہ بیان کرنا ہو تو پوری تفصیل ایک ساتھ بیان نہیں کرتا۔ اس کے اجزا کو موقع اور محل پر تھوڑا تھوڑا بیان کرتا ہے۔ اس انداز بیان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ شئی مذکورہ کا ہر ایک پہلو پوری افادیت کے ساتھ سامنے آجاتا ہے۔ پس اس اسلوب کے مطابق ارکان صلوٰۃ کو الگ الگ مختلف اور متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے تاکہ ان کی افادیت اور اہمیت نمایاں ہو کر سامنے آجائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا [1] اللہ کی بڑائی بیان کرو (یعنی تکبیر کہو) یہ نماز کی تکبیر کا ذکر ہے۔

وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ [2] اللہ کے لئے مؤدب کھڑے ہو جاؤ (یہ قیام کا تذکرہ ہے)

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [3] آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھو (یہ بحالت نماز قرأت کا حکم ہے۔)

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ [4] رکوع کرنے والوں (یعنی جماعت) کے ساتھ رکوع کرو۔ (یہ رکوع کا بیان ہے)

فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوهُ [5] اللہ کے لئے سجدے میں گر جاؤ اور بندگی بجا لاؤ (یہاں سجدے کی اہمیت اور بندگی کی حقیقت بتائی گئی ہے)

---

[1] الاسراء (۱۱۱) [2] البقرۃ (۲۳۸) [3] المزمل (۲۰) [4] البقرۃ (۴۳) [5] النجم (۶۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا [1] وہ لوگ (نمازی) قیام اور قعدے کی حالت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں (یہاں قیام اور قعدے کا ذکر کیا گیا ہے)

یہ تو ارکان صلوٰۃ تھے اب باقاعدہ نماز اور اس کے اوقات سنیئے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ [2] قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (یعنی صبح و شام) اور رات کی ان گھڑیوں میں جو (دن سے) نزدیک ہیں (یعنی مغرب اور عشاء) طَرَفَیِ النَّھَارِ کی مزید تشریح ملاحظہ ہو: قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا۔ [3] حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [4] ۔ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ [5] ۔ الغداوۃ و العشیّ ۔ العشیّ وَ الابکار ان آیات میں صبح و شام کی نمازوں کے اوقات بیان کئے گئے ہیں

اقم الصَّلٰوۃ لدلوک الشمس اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ نماز قائم کرو۔ سورج کے ڈھلاؤ سے رات کے چھا جانے تک (پوری پابندی کے ساتھ) واضح رہے اقامت الصلوٰۃ کے معنی ہیں نماز کو پورے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی [11] نمازوں پر مداومت کرو اور درمیانی نماز پر بھی (اس آیت میں بھی پنجگانہ نماز کا ذکر ہے)

پھر ادائے صلوٰۃ کا حکم اور اس کے ارکان اور اوقات کے بیان ہی پر اکتفا نہیں کی وضو کا طریقہ بھی تعلیم فرما دیا کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ" [12] نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی۔ "مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ" [13] نماز کی کنجی وضو ہے۔ ارشاد باری ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ [14] اے ایمان والو جب تم نماز کا ارادہ کرو تو دھو ڈالو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک، اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھو و (یہ چیزیں وضو میں فرائض کا درجہ رکھتی ہیں۔ (پھر اگر پانی میسر نہ آئے یا کوئی معقول عذر ہو تو تعمیل صلوٰۃ کے لئے تیمم کی اجازت فرما دی)۔ فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا [15] پاک مٹی

---

[1] آل عمران (۱۹۱) [2] ھود (۱۱۴) [3] طٰہٰ (۱۳۰) [4] الروم (۱۷) [5] الروم (۱۸)
[11] البقرۃ (۲۳۸) [12] ترمذی جلد ۱ صہ ۲، [13] ایضاً جلد ۱ صہ ۳، [14] المائدۃ (۷) [15] المائدۃ (۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیمم کر لو۔ اس طرح کہ ایک مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ رکھو پھر پیشانی پر پھیر لو اور دوسری مرتبہ مٹی پر ہاتھ رکھو اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لو۔

یہ سب قرآن پاک کی وہ آیات بینات ہیں جو صرف نماز اور اس کے تقاضات کے بارے میں ہیں۔ اگر مضمون میں طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا تو مزید تفصیلات پیش کی جاتیں۔ درحقیقت قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے کے واسطے ایک آیت ہی کافی ہے۔

اب ایک سوال اور رہ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ منکرین حدیث نماز اور صلوٰۃ کو دو چیزیں بناتے ہیں اور صلوٰۃ کی وہ تعریف صحیح نہیں سمجھتے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ، علماء دین اور ساری امت مسلمہ کے متواتر اور مسلسل عمل سے ثابت ہے۔ جو قیامت تک رہے گی۔ حضور اکرمؐ نے صلوٰۃ کے یہی معنی بتائے ہیں۔ جس کی عملی صورت نماز ہے۔ مگر پرویز صاحب نے نماز اور صلوٰۃ کی جو تعریف بیان کی ہے وہ قرآنی فیصلے[۲۶] کے حوالہ سے آپ اوپر ملاحظہ کر چکے ہیں۔

معلوم نہیں پرویز صاحب اقیموا الصلوٰۃ سے نماز کے علاوہ اور کس طرف ذہن منتقل کرانا چاہتے ہیں؟ قارئین کرام سمجھ چکے ہوں گے کہ ان کے نزدیک صلوٰۃ کے معنی نماز کے علاوہ کچھ اور ہیں اور لفظ نماز ان کے نزدیک غیر اسلامی نام ہے اور مجوسیوں کے ہاں سے لیا گیا ہے۔ لیکن اسی مضمون میں اسی غیر قرآنی لفظ ــــ نماز ــ کو پرویز صاحب نے قبول بھی کر لیا ہے باوجودیکہ یہ نام مجوسیوں کے ہاں کا ہے۔ شاید اس لئے کہ نمازیوں کی صف میں کجی اور انتشار پیدا کرنے کے لئے نمازی کے روپ میں آنا ضروری ہے۔ اس لئے قبول کر لینے کے بعد اسی نماز کے بارے میں ایک انوکھا خیال پیش کیا جاتا ہے اور وہ ہے نماز کی جزئیات میں ردّ و بدل کر کے ایک ایسی نماز قائم کرنا جو تمام فرقوں میں قبولیت حاصل کرے گویا کہ نماز بھی یورپین طرز کی جمہوری حکومت کا ایک ایسا دستور ہے جس کو تمام حلقوں میں مقبولیت حاصل کرنا ناگزیر ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کے مطابق اسلامی حکومت کا سب سے پہلا فریضہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ ان اختلافات کو بتدریج مٹاتی چلی جائے جو مسلمانوں میں فرقہ بندی اور گروہ سازی کی دیواریں بن کر کھڑے ہیں ..... اس مقصد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیشِ نظر اگر وہ حکومت نماز کی ایک متفقہ علیہ شکل متعین کرے گی تو
اس میں موجودہ اختلافی جزئیات میں ردّ و بدل ناگزیر ہوگا۔ لیکن بایں ہمہ
جو شکل اس حکومت قرآنی کی طرف سے متعین ہوگی وہ شرعی نماز ہوگی۔

(قرآنی فیصلے ص ۱۲-۱۳)

یہ ہے پرویز صاحب کا وہ ہمدردانہ مشورہ جو انھوں نے نماز کے بارے میں پیش کیا ہے۔ واقعی یہ مشورہ قابلِ تحسین و داد ہے۔ کیونکہ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں ایک مسلمان کی طرف سے یہ پہلا مشورہ ہے۔ بہر حال ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ وہ نماز کے کون سے جزئیات ہیں جن کو ردّ و بدل کرنے کا حق کسی قرآنی حکومت کو ہوگا۔

ہمارے سامنے عہدِ رسالتؐ کے بعد عہدِ صحابہ اور ان بزرگوں کے بعد دیگر خلافتوں اور اسلامی حکومتوں کی تاریخیں موجود ہیں کسی زمانے میں اس انوکھے اجتہاد کی جرأت نہیں کی گئی۔ ہاں جزئیات اور فروعات پر تحقیقاتی بحثیں ضرور ہوئیں۔ اور وہ بھی صرف اس لئے کہ کس جزئیہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل رہا ہے اور کس جزئیہ پر نہیں رہا۔ یعنی کونسا جزئیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قائمہ ہے اور کونسا نہیں ہے۔ سنت سے ہٹ کر نماز کی متفقہ علیہ شکل قائم کرنے کی جسارت کسی نے بھی نہیں کی اس قسم کی جسارت کا سبب صرف مقام سنت سے ناواقفیت ہے۔

نماز کی ترتیب اور شکل جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ ہے اس پر کوئی اعتراض کرنا براہِ راست حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہے۔ یقیناً نماز کی موجودہ صورت کسی زمانے اور ماحول کے ساتھ مشروط نہیں اس لئے قیامت تک علیٰ حالہٖ موجود رہے گی۔ اس قسم کی تبدیلی یا ردّ و بدل کرنا منشائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوگا۔ حضور اکرمؐ کا ہر عمل وحی الٰہی کے تحت ہوتا تھا۔ لہٰذا ترک نماز یا اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا تصور کرنا اسلام سے بغاوت ہے۔ اس کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اور اسلام کے مزاج اور اَلدِّیْنُ یُسْرٌ کے حدود اور دائرہ عمل میں گہری بصیرت اور شریعت کے اسپرٹ کو کما حقہٗ سمجھنے ہی کا یہ اثر تھا کہ مشہور خلیفہ عباسی منصور نے۔ جو اپنے وقت کا "مرکزِ ملت" تھا، جب امام مالکؒ سے کہا کہ میں فقہی اختلافات سے گھبرا گیا ہوں، چاہتا ہوں کہ آپ کی تصنیف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(موطا) خانہ کعبہ میں آویزاں کردوں کہ لوگ اسی کی طرف رجوع کریں ۔ اور تمام اطراف مملکت میں اس کی نقلیں بھیج دوں ۔ تاکہ اسی کے مطابق نماز روزہ اور دیگر دینی اعمال یکسانیت کے ساتھ انجام دیئے جائیں تو امام مالک نے منصور کو ایسا کرنے سے روک دیا اور جواب میں فرمایا کہ صحابہ تمام اطراف واکناف میں پھیل گئے تھے اور ان کے فتاویٰ اور احکام اپنے اپنے مقام میں وراثتہً ان کے فقہا اور علماء تک پہنچے ہیں اور ہر جگہ وہی مقبول ہیں ۔ ایسی حالت میں ایک شخص کی رائے وعقل پر جو صحت و غلطی دونوں کر سکتا ہے ۔ تمام ملک کو مجبور کرنا کسی طرح مناسب نہیں ۔

یہ منکرین حدیث فروعی اور جزئی اختلافات کو ہوا بنا کر پیش کرتے ہیں ۔ حالانکہ اس بارے میں نماز کی کوئی خصوصیت نہیں دنیا کے تمام مسائل میں جزئیاتی اختلافات موجود ہیں ۔ ہاں اصل اختلاف اصول کا اختلاف ہے لیکن نماز کے اصولوں میں تمام اہلسنت والجماعت متفق ہیں اور موجودہ اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور بالاتفاق نماز ہو جاتی ہے ۔ حتیٰ کہ اب تو اسی کراچی میں سینکڑوں شہادت دینے والے وہ افراد آپ کو ملیں گے ۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ایران کے بڑے بڑے شیعہ مجتہدین کو اہلسنت کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ، مثلاً علامہ کاشف الغطاء) اور ان کی امامت میں غیر شیعہ مقتدی بھی نمازیں پڑھتے ہوئے دیکھے گئے ہیں ۔ اور کسی نے بھی یہ گمان نہ کیا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی ۔

ہم پرویز صاحب اور محمد احمد بنگر صاحب اور ان کے رفقاء کار کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی تصنیفات پر نظر ثانی کریں اور اگر واقعی ان کو نماز سے پرخاش نہیں تو اس اسلامی عبادت پر لعن طعن کرنے سے گریز کریں ۔

لا الٰہ باشد صدف گوہر نماز قلب مومن را حج اصغر نماز

(اقبال)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ